موت الاولیاء اشد لممات لانھم لو لھم اموات

۱۳۱۴ھ

مرثیۂ دلدار علی

۱۳۱۲ھ

یعنی

جناب مرشدنا و مولٰنا حضرت مولوی سید محمد دلدار علی صاحب
مذاق بدایونی علیہ الرحمۃ کی وفات حسرت آیات واقع ۱۳۱۲ھ
کا بیان واقعہ بطور مرثیہ و نوحہ
از زبان شاعر خوش بیان مولوی شیخ اعجاز احمد صاحب نوشہ میاں ذائقؔ
رئیس شیخو پورہ ضلع بدایون بماہ رمضان المعظم ۱۳۱۴ھ ہجری نبوی صلعم

بار دوم بتحریک

جناب مولوی محمد عبد الحی صاحب ناقیؔ بدایونی وکیل عدالت ضلع مرادآباد

مطبع محمدی پریس واقع علی گڈھ میں ۱۸۹۶ء طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علی محمد وعلی
آلہ واصحابہ اجمعین

ابر دیدہ میں تھا آب لالہ گوں — کشتی دل ہو گئی سب غرق خوں
منتشر ہے طبع اب جاؤں کہاں — مضطرب ہے دل الٰہی کیا کروں
تا گریباں ہاتھ جا سکتا نہیں — دامن دل اور ہے دستِ جنوں
اشتعالِ غم سے جی سب جلنے لگا — التہابِ سینہ کچھ حد سے فزوں
استقامت ہو گئی دل سے وداع — ہے زباں پر رخصتِ صبر و سکوں
مصرعہ بندِ طمانیت شکست — نظمِ جمعیت پریشان و زبوں
دستِ کیفِ دورِ ساقی تھا مدام — تھا مذاقِ صحبتِ دلداریوں
تھی نظر میں شکلِ نورانی شیخ — پردہ صورت اب کہاں ہے کیا کروں

ہو کے فانی ذات باقی میں ملی	ہو گئی تشبیہ بے شبہ نموں
سب فنا اول فنا آخر فنا	دو عدم میں اک وجود کاف و نوں

صورت از بیصورتی آمد بروں
عاقبت انا الیہ راجعون

اٹھ گئی کیفیت جام شراب	ہے خرابات مغاں بالکل خراب
چشم ساقی کا جہاں چلتا تھا دور	ہے وہاں آنکھوں سے جاری خون ناب
نقل غم ہے اور ندیم جان الم	شورش گریہ نمک سینہ کباب
تھا فتوح غیب جس گھر میں مدام	طالبوں کا تھا جہاں پر فتح باب
تھا کشادہ اک در ارشاد و فیض	آستان مرشد عالی جناب
تھی زمین بوس ادب چشم فلک	فیض کرتے تھے ملائک اکتساب
رشد آفاق و شیخ عصر نے	منہ پہ ڈالا وصل حق کا جب نقاب
اٹھ گئے آنکھوں سے اپنی بیگماں	رنگ مخلوقات کے سارے حجاب
کھل گئے معنے الوان و صدور	ہو گیا کشف ثبات و انقلاب
قلزم وحدت ہوا جب موجزن	عین دریا تھا وہ جو ٹوٹا حباب

صورت از بیصورتی آمد بروں
عاقبت انا الیہ راجعون

جلوہ گاہ کچھ خاص چشم و دل نہیں	کس جگہ جاناں تری محفل نہیں
اے ہوائے شوق تند و تیز چل	اب تک اٹھا پردۂ محمل نہیں
بیخودی سے تاب نظارہ کہاں	پردہ اٹھ جانا تو کچھ مشکل نہیں

دیکھوں بے پردہ اُسے میں وہ مجھے — یہ بغیر ہمت کامل نہیں
ہیں کہاں وہ دیدۂ اہل کمال — صورتوں میں جوہر قابل نہیں
صورت معنی تھی جو شکل لطیف — اُس کا ہم معنی کوئی واصل نہیں
تھی بعینہ صورت شان نبی ؐ — فرق سر تا پا کوئی اک تل نہیں
جب سے پردے میں ہوا وہ حور وش — عالم صورت پہ دل مائل نہیں
دار دُنیا ہے عجب ناپائیدار — ہے مقام رہگذر منزل نہیں
جسم خاکی کا ہوا ہے یہ وجود — کچھ ثبات نقش آب و گل نہیں

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

مردمک میں ہے ضیاء با اشتیاق — دل میں ہے جان یا کہ جانان کا فراق
دل کہ ہے عالم کی وسعت سے بہ تنگ — ہے ٹھکانا اُس کا اک ابرو کا طاق
صدقے میں اپنے دل دیوانہ کے — عالم نیرنگ ہے اُس کا مراق
دیکھتا ہی کچھ نہیں جز روئے دوست — اپنی ہستی ہو گئی اپنے پہ شاق
ہجر میں بھی وصل حیرت کی ہے جا — جمع یک جا اتصال افتراق
کس نے سکھلایا یہ علم بے سبق — کس سے فن عشق کا سیکھا سیاق
وہ فقیر عاشق و معشوق حق — یعنی دلدار علی شاہ مذاق رح
اُس کی صورت باعث حب خدا — اُس کی صحبت دافع کفر و نفاق
آہ وہ صورت وہ صحبت کیا ہوئی — آہ سے فی ہجرہا الیٰ یوم التلاق
یاد کرکے ہجر میں وہ لطف وصل — کہتے ہیں تھا یہ بھی حسن اتفاق

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

شیخ وقت و غوث عالم وہ ولی — سید الافراد دلدار علی
نور صورت نور معنے نور حق — نور فوق النور نور منجلی
ظاہر و باطن سب اوس سے فیضیاب — انفس و آفاق سارے ممتلی
اوس کی صورت معنے تلوین حق — اوس کی معنی صورت تمکین کھلی
سب مریدوں کے مراد جان و دل — طالبان حق کا مطلوب و ولی
قادری چشتی طریقوں کا امام — تھا وہ فخر سہروردی شاذلی
وہ ہوا آسودہ ملک بقا — منہ پہ چادر اک فنا کی کھینچلی
ہو گئے معشوق و عاشق ایکذات — عشق سے راہ وصال آخر ملی
تھا وہی اور ہے وہی ہوگا وہی — ظاہر و باطن خفی و ہم جلی
مختلف شانین ہین اشیا کا ظہور — جب ہوا حق کے ارادہ کی چلی

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

مرحبا اے اشک تر نور نظر — کیا دل گم گشتہ کی لایا خبر
دل کہ جس مین کچھ نہین جز یاد دوست — محمل لیلے وہ چھوڑ آیا کدھر
کس کا محمل اور لیلے کون ہے — حسن مطلق در مقید جلوہ گر
قصہ لیلے و مجنون سے غرض — سر دلبر تا کہ ہووے مستتر
لیک حسن یار سے روشن ہے آنکھ — جلوہ ہے اعیان مین اشکال پر

خد و قد و چشم و ابرو پشت و رو — پا و دست و سر خط و خال و کمر
تن بدن جسم و جسد روح و رواں — سارے افعال و صفاتِ ہر بشر
سارے محسوسات سارے مدرکات — جوہر و اعراض و الوان و صور
مبدأ و مرجع کچھ ان کا اور ہے — ہے حقیقی اک مؤثر کا اثر
کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ سے وجہ صاف — خوب ظاہر ہے بقولِ معتبر

صورت از بےصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

کیوں ہمیں شادی سے پہنچا اتنا غم — کیا خوشی عالم میں ہے وجہِ الم
تلخی ہجراں نہ چکھی تھی کبھی — مست جامِ وصل سے رہتے تھے ہم
اک زمانہ تھا ہمارے ذوق کا — یاد اب تک وہ مزے ہیں بیش و کم
اب عجب پھرتے ہیں گھبرائے ہوئے — دل پریشاں سینہ بریاں چشم نم
جائیں جلوت میں تو گھبراتا ہے جی — بیٹھیں خلوت میں اگر گھٹتا ہے دم
صدمہ دوری صوری سے ہے فقط — ورنہ روحِ پاکِ شیخِ محترم
حاضر و ناظر ہے ہر دم ساتھ ساتھ — حافظ و ناصر ہمارے ہر قدم
ہے ازل سے فیض مرشد راہبر — تا ابد ہے سایۂ فضل و کرم
صورتِ محبوب کو پردہ تھا خوب — ہوتے ہیں محجوب پردے میں بہم
پردۂ صورت اٹھا جب آنکھ سے — کھل گئیں آنکھیں ملا نورِ قدم

صورت از بےصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

حق ہے ناصح مجھسے جو دل تنگ ہے — کیونکہ عقل و عشق ہی میں جنگ ہے
مستی چشم صنم ہے آنکھ میں — کیا تماشا ہے عجائب رنگ ہے
دھن لگی ہے کان کو کچھ اور ہی — بانگ انحد کا عجب آہنگ ہے
کھینچتی ہے یہ نوا سوئے فنا — اور فنا کی راہ سب بے فرسنگ ہے
واہ ری ہمواری راہ فنا — تیز رو کے ہمقدم ہر لنگ ہے
ہائے صورت گر منے نگار — دھر جس کا نمانہ ارژنگ ہے
ہے عجب صناع مخلوقات میں — عقل اُسکی صنعتوں میں دنگ ہے
مٹ گئے کیا کیا صنم بن ٹھن کے واہ — نقش سے برآب یا بر سنگ ہے
اللہ اللہ قدرت رب قدیر — واہ واہ کیا رنگ ہے کیا ڈھنگ ہے
رنگ عالم دیکھ کر کھلتا نہیں — عالم نیرنگ یا بے رنگ ہے

صورت از بیصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

کہہ رہا تھا بے تکلف واہ واہ — کیا زبان پر آگئی ناگاہ آہ
ہائے دل جاتا رہا اس آہ سے — آہ دل افسوس جاں آیا نگاہ
چشم جان و دل فقط میرے نہیں — چشم عالم میں ہے کُل عالم سیاہ
اُسکے منہ پر آگیا ابر کفن — تھا سبھوں کی آنکھ کا تارا جو ماہ
اہل کشف و اہل سرِ و کشف — خرقہ پوش لیس فی دلقی سواہ
تاجدار چار ترکی فنا — والی ملک یقیں بے اشتباہ
اُن کا قبلہ خاص جو ہیں قبلہ رو — پشت بر قبلہ کا بھی پشت و پناہ

مظہر شان شہود حق ہے حق
ہے جان و جان صورت ہمیشل
ہے ہر صورت وہی بے صورتی

شاہد حق اشہد ان لا الٰہ
فی المثل صورت ہے اوس کی جلوہ گاہ
خود بخود ہر ایک صورت ہے گواہ

صورت از بے صورتی آمد بروں
عاقبت انا الیہ راجعون

صورت گیری سے ہوا حل عقود
بند کیں آنکھیں تو آنکھیں کھل گئیں
دونوں عالم ایک عالم گر کا علم
یہ ہماری بود اور نابود کیا
وہ خدا ہی خود بخود ہے جو تھا
دیکھ نیرنگ طلسم کن فکان
جن و انسان آدم و شیطان ملک
عرش و فرش و جسم و جان و عقل و علم
پارہ پارہ جامۂ تن جب ہوا
دیکھا اصل شکل اک ہو کا مقام

خاطر بستہ تھی کیا دل کی کشود
ایک سا آیا نظر غیب و شہود
ایک ہی موجود اور ایک ہی وجود
نا بود ہیں و تقاضہ نابود
ہست و بود خلق سب حق کی نمود
ہے کمال حکمت رب ودود
ضد و جنس و مومن و مشرک یہود
امر و خلق و شرع و اطلاق حدود
اور لوٹا جسم کا یہ تار و پود
باز صورت خویشتن را گم

صورت از بے صورتی آمد بروں
عاقبت انا الیہ راجعون

دو قدم تو چل کنار گور تک

جان یہ کیا لب ہے اللہ

تجھ سے دل اک نور کی قندیل تھا
دل سے تا دیدہ ہوا سب نے چراغ
اس اندھیرے میں بھی ہی اک نور سا
نور سا کیا نور بلکہ نور النور سے
دل نہیں ہے جاں نہیں جاناں ہی یہ
جاں کی صورت میں اسیکا روپ ہے
عشق میں سب رنگ دیکھے حسن کے
منہ دکھایا صاف پردہ کر لیا

سے تجھے چراغ نور دونوں مردمک
ہے اندھیرا اب سما سے تا سمک
دیکھنا کس کی نظر آئے جھلک
آنکھ جاں کی بھی گئی جس سے جھپک
جوہر جان بشر روح ملک
جسم کی صورت میں تھی اسکی لچک
خلوت و جلوت کے جلوے یک بیک
ہمنے یہ دیکھا جھپکتی ہی پلک

صورت از بیصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

وہ حریم پاک ہے جاں کا مطاف
اسکی حسن خلق و حسن خلق ہے
نظم اس کی نظم قرآں کی طرح
تھا حصول اسکو وہ اک علم حضور
اس ولی کی شان جاں نے خلق کیا
شان رحمت اس کا عجز و انکسار
سر جاں عنقائے قاف قدس تھا
مہر پر انوار رخ اور مہ جبیں
جسم اطہر سایہ روح لطیف

کعبہ دل اس کا کرتا ہے طواف
متفق اہل وفاق اہل خلاف
افصح و ابلغ ہے سب سے انحراف
جسکے سب پردہ ہیں کشف انکشاف
جو قبائے حق میں ہو ستر عفاف
اور جلال حق سے تھا عظمت کا لاف
تھا سر جسم اس کا اک قرآں کا قاف
اور در دنداں ثوابت قطب ناف
کعبہ جاں کا وہ اک نوری غلاف

صورت پاکیزہ قرآں کی قسم | گویا ناطق معنی اس آیت کی صدا

صورت از بےصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

آجکل جو جسم و جاں میں ساز ہے | اس کا کچھ کھلتا نہیں کیا راز ہے
کیں الگ دو ضدیں اک دم میں بہم | اس کا کاریگر بھلا دم باز ہے
واہ واہ صل علی صل علی | مجھ کو بھی صورت پہ اپنی ناز ہے
سیرت حق کا ہو جس سے امتیاز | صورتوں میں بھی وہی ممتاز ہے
کون ہے وہ صورت و سیرت میں جو | قدرت حق صورت اعجاز ہے
شاہ دلدارؒ علی عرش آشیاں | طائران قدس میں شہباز ہے
مظہر حق آیت حق شان حق | شاہد حق حجت حق باز ہے
ظاہر و باطن نظر میں ایک حق | اس کا حق انجام حق آغاز ہے
ہے غرض ہر شکل سے حق جلوہ گر | رنگ و بو ہے یہ بھی اک انداز ہے
جلّ و اعلے شانہ کیا رنگ و بو | پھر وہ سب سے ماتنا و بے انباز ہے

صورت از بےصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

کرد دل غمگیں مری اچھی تلاش | فکرۃ العقبی لنا خیر المعاش
ہو چکا لبریز جام زندگی | اور کاسہ میں ہی ابتک وہ ہی آش
آخر ہر گریہ ما خندہ ایست | مرہمت میبایداول میخراش
مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست | گریہ کن خویش و آخر شاد باش

جتنا گریہ ہو غم مرشد میں ہو — پارہ پارہ دل گریباں پاش پاش
سینہ ہو صد چاک دامن چاک چاک — وضع غم کی یہ تراش اور یہ خراش
اس نے چھوڑا اپنے عرش جسم کو — گور کا آیا پسند آخر فراش
رکھ کے اپنے منہ پہ دامان کفن — کر دیا صورت کا پردہ خوب فاش
اب نہیں ہے زندگی کا کچھ مزا — جان اپنی پاس جاناں کے ہو کاش
اپنا دل صورت سے اب بیزار ہے — گور تک ہی یہ کفن ہے پھر نہ لاش

صورت از بیصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

ہاں برس اے ابر دیدہ ہاں برس — جسم کی یہ جائے ساری خاک خس
ہے شراب خون دل پینا حلال — محتسب کا غم نہ کچھ بیم عسس
سو برس گر ہو فراغ زندگی — ہے مدار عمر لیکن اک نفس
مرد و زن پیر و جواں شاہ و گدا — ایں جہاں آخر نمی ماند بکس
چل دیا کوئی کمر باندھے کوئی — قافلے والے رواں ہیں پیش و پس
ہیں کہاں وہ ماہران علم و فن — ہیں کہاں وہ شاعران نکتہ رس
ہیں طبیب غیب داں اب بے خبر — مل گئے سب خاک میں وہ جس و مس
جن کو تسخیر کواکب پر تھا زور — خاک پر ان کا نہیں چلتا ہے بس
جو طیور لامکاں پرواز تھے — توڑ ڈالے سب نے ناسوتی قفس
اہل صورت خوب صورت ماہرو — آخرش اللہ بس باقی ہوس

صورت از بیصورتی آمد برون

عاقبت انا الیہ راجعون

کل ہے بارِ عام لطفِ دید سے	صبح محشر کیا ہے صبح عید ہے
زندگی مردوں کے کاٹی ہجر میں	وصل کے دن کی بڑی امید ہے
دل رہے بیدار آنکھیں ہوں کھلی	اشتیاق دید کی تاکید ہے
دیکھکر تو اور لوٹے جان و دل	وصل بھی کیا حسرتِ جاوید ہے
وائے حسرت اُس دلِ مشتاق کی	حشر تک جو وصل سے نومید ہے
وصل صورت کی نہیں تدبیر کچھ	وصل جان خود سے تجرید ہے
اتصال بے تکیف بے قیاس	بے تکلف اور بے تمہید ہے
مہرِ حق پنہاں ہیں ابر جہل ہیں	چشم عالم میں مگر خورشید ہے
صورت اک جہل مرکب جانیے	اور نادانی فقط تقلید ہے
جب ہٹی صورت فنا ہی تھی فنا	یاد رکھ یہ نکتہ توحید ہے

صورت از بیصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

ایک لفظِ کُن کی ہے یہ کائنات	بلکہ یوں کہیے فقط کہنے کی بات
قطرہ و موج و حباب و کف بشکل	ہیں صفات مختلف بجز ایک ذات
مد و جزر بحر ہست و نیست ہے	شکل و صورت رنگ و بو موت و حیات
پر حیات جاودانی موت ہے	موت نے ہر عارضہ سے دی نجات
موت میں خوشتر ہے موت اولیا	اُن کی اعلیٰ زندگی سے ہے ممات
اولیاء اللہ میں بھی خاص کر	انتقالِ مرشدِ قدسی صفات

انتقال اُن کا وصال اللہ ہے | ہے عروسی عرس میں وصلت کی رات
خلق میں نعمت تھا جب تک تھا وجود | عین رحمت ہو گیا پاکر وفات
شان رحمت تھا مجسم خلق میں | جان رحمت ہے علیہ المرحمات
ہو گیا حق شکل سے پاک و لطیف | حق ہے بے صورت منزہ از جہات

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

اے دل دیوانہ ہے کیا جستجو | دیکھ باغ حق کی سیر و رنگ و بو
بلبل و قمری کا غل جوش بہار | سرو جوئبار و موج آب و جو
رقص طاؤس اور رفتار تدرو | فاختہ کی یاد میں یا دوستو
خوش جمال خوش مقال خوش خصال | خوش صفت خوش وضع خوشرو خوشگلو
مست ساقی ہو گئے مے کش تمام | بلکہ مے خانہ مے و جام و سبو
بے خبر تو بے نشہ کے کیوں ہوا | کس نشہ میں بیخبر سوتا ہے تو
کھول چشم جان و دل کچھ دیکھ بھال | کان سے مستوں کے سنئے ہائے ہو
دم میں بلبل ہے نہ گل ہے نے چمن | دم نکلتے ہی ہوا اک دشت ہو
پھر نہ میں ہوں اور نہ تو ہے اور نہ غیر | اور نہ رنگ و بو ہے کچھ نے رو و خو
جو کہ اول تھا وہی آخر ہوا | تو و من کی گفتگو سب ایک سو

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

زندگی کا تیری حاصل آج کیا | کل تو کیا سمجھے گا اور ہے آج کیا

جا فلک پر خاک میں جانا ہے پھر — مال و زر کیا اور تخت و تاج کیا
لعل و گوہر مشک و عنبر سب ہے خاک — سیم و زر یاقوت اور پکھراج کیا
اطلس و کمخواب و سنجاب و حریر — پرنیان و قاقم و دیباج کیا
کیا کلاہ فقر و تاج خسروی — بوریا کیا اور تخت عاج کیا
مالک الملک اک خدائے دو جہاں — رکن سکے اُس کی کوئی افواج کیا
عبد ہیں سب اور وہ اللہ الصمد — کیا غنی عالم میں اور محتاج کیا
اُس نے ہر صورت کو بخشا اک کمال — جن بشر کیا کبک اور دراج کیا
خاص ہے پر صورت انساں کا بنا — بوتا اس سا زمیں ہے باج کیا
ہے عروج معنوی نطق بشر — اور پھر صورت کو دی معراج کیا

صورت از بیصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

غم سے اک دم بھی نہیں جی کو فراغ — دل ہے یا دل کی جگہ پہلو میں داغ
رنج کے خوگر ہیں شادی ہے یہی — داغ داغ غم سے دل ہے باغ باغ
محو حیرت یہ جہاں سے بے خبر — اپنا ڈھونڈھے سے نہیں ملتا سراغ
بے سر و پا لامکاں کی سیر ہے — گم ہوا فرش قدم عرش دماغ
ہے خمار طیش کیا اعضا شکن — اور شراب عیش سے خالی ایاغ
بے مزہ ہو دل تو لطف سیر کیا — نغمۂ بلبل بھی ہے آواز زاغ
دل کو بے دلدار کیا ذوق طرب — خانہ و گلشن ہے گلخن اور اجاغ
ہے مذاق جان عاشق بس وہیں — ہو جہاں دلدار کیا پھر باغ راغ

ڈھونڈتی آنکھیں وہی صورت ہیں گو — دل نے پایا ہے یہ کہکر انفراغ

صورت از بےصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

کیا کہوں نوشہ کہ آخر کیا ہوا — مرضیٔ حق جو ہوا اچھا ہوا
آخرش وہ ہونے والا ہے ضرور — بالیقیں جو ہونے والا تھا ہوا
ہو رہا ہے ہوئے گا اور ہو چکا — ہر طرح پر اک ظہور اس کا ہوا
حق ظہور و نور بے چون و چرا — بس محیط عالم و اشیا ہوا
پردۂ صورت میں گہ ظاہر ہوا — گہ ظہور اک پردۂ اخفا ہوا
الغرض نور خدائے دوسرا — آفتاب یثرب و بطحا ہوا
ہاں محمدؐ اور علےؑ ہیں مہر و ماہ — نور اُن دونوں کا جو اک جا ہوا
شاہ دلدار علیؒ کی شکل میں — وہ ظہور نور سرتاپا ہوا
نور کب تک خاک میں رہتا نہاں — حق یہ مولٰنا کا فرمانا ہوا
صورتیں جتنی ہیں جاں ہو کر رہیں — ہوئے گا ناپید جو پیدا ہوا

صورت از بےصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین وبارک وسلم

تاریخ ختم از مصنف

حضور مرشد برحق کا جب وصال ہوا — جلے فراق سے دل اور جگر مرے نوشہ

بسوز و ساز لکھا مرثیہ کہا دل نے ۔۔ سنا دے سب کو فراق مذاق کا نوحہ

قطعہ تاریخ محمد عبدالحی صاحب مذاق بدایونی وکیل عدالت دیوانی

جان ہی نہ سوگوار ہے جسم بھی پر فشار ہے ۔۔ دل پہ ادھر جو بار ہے سینہ اُدھر فگار ہے

مرشد پاک کا وصال از فنا ہے انتقال ۔۔ جیسے ہوا ہے آپکے سال دل ہے کہ بیقرار ہے

ہجر مذاق کا الم درد فراق کا ستم ۔۔ جانوں پہ شاق تھا یہ غم نوشہ جو میرا یار ہے

اُٹھتے یہ مرثیہ لکھا میں نے یہ سن کے ای صفا

یوں بس ختم لکھا یا نالہ اضطرار ہے

تمت

١ [illegible]

٢ [illegible]

٩ ثم تحقق

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue